

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو ستاون

کتابِ دانیال میں کورش کی نبوتی رمزیت کی عقدہ کشائی

Jeff Pippenger

2024-03-25

باب دس کی پہلی آیت میں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ یہ خورش کے تیسرے سال کی بات ہے، لیکن باب ایک میں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ دانی ایل صرف خورش کے پہلے سال تک زندہ رہا، یا قائم رہا۔

اور دانی ایل بادشاہ کورش کے پہلے برس تک قائم رہا۔ دانی ایل 1:21۔

دو سال تک کوروش نے داریوش مادی کے ساتھ عملاً مشترکہ حکمرانی کی تھی، چنانچہ یہ اس کا تیسرا سال تھا، مگر یہ اس کا پہلا سال بھی تھا۔

فارس کے بادشاہ خورش کے تیسرے سال میں دانی ایل پر ایک بات منکشف ہوئی، جس کا نام بلطشضر کہلاتا تھا؛ اور وہ بات سچی تھی، لیکن مقررہ مدت دراز تھی؛ اور اُس نے اُس بات کو سمجھ لیا، اور رؤیا کی سمجھ اُس کو حاصل ہوئی۔ دانی ایل 10:1۔

نبوتی لحاظ سے کورش کا تعارف دانی ایل کی پہلی اور آخری رویاؤں میں کرایا گیا ہے۔ دانی ایل باب اول، جیسا کہ سابقہ مضامین میں بیان کیا جا چکا ہے، مکاشفہ باب چودہ کے پہلے فرشتے کی نمائندگی کرتا ہے۔ جب نبوت میں پہلے فرشتے کی شناخت ہوتی ہے تو وہ مکاشفہ باب چودہ کے تینوں فرشتوں کی تمام نبوی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ ابدی خوشخبری کے تین مراحل، جو پہلے فرشتے میں ظاہر ہوتے ہیں، یہ ہیں: "خدا سے ڈرو"، "اس کو جلال دو"، "کیونکہ اس کی عدالت کا وقت آ پہنچا ہے"۔

چونکہ دانی ایل اور وہ تین جلیل القدر خادم "خدا سے ڈرتے" تھے، اس لیے اُنہوں نے بابل کی خوراک کو رد کرنے اور سبزی خور رہنے کا انتخاب کیا۔ اس کے بعد ہونے والے ظاہری امتحان میں، دانی ایل اور اُن تینوں خادموں نے اپنی صحت مند صورت و حالت کے ذریعے—اُن لوگوں کے برعکس جو بابل کی خوراک کھاتے تھے—"خدا کو جلال دیا۔" تین سال کے بعد "قضا کی گھڑی" اُن پہنچی، جب نبوکدنصر نے اُن کا امتحان لیا اور اُنہیں تمام بابل کی حکیموں سے دس گنا زیادہ دانا پایا۔

ابدی خوشخبری کے تین مراحل دانیال کی کتاب کے آخری باب میں بھی اس عمل کے طور پر پیش کیے گئے ہیں، جس کے ذریعے علم میں اضافہ اُن لوگوں کو پاک کرتا ہے، سفید کرتا ہے اور آزماتا ہے جو وقتِ آخر میں مہر کھلنے والی روشنی کے سامنے جواب دہ ٹھہرائے جاتے ہیں۔ دانیال کے پہلے باب میں بھی، جیسے آخری باب میں، پہلے فرشتے کے تین مراحل—جو تینوں فرشتوں کو شامل کرتے ہیں—کی نشاندہی کی گئی ہے۔ چونکہ پہلا باب پہلے فرشتے کی ابدی خوشخبری ہے، اس لیے دانیال کا دوسرا باب مکاشفہ چودہ کے دوسرے فرشتے کی نمائندگی کرتا ہے، جہاں درندہ کی شبیہ یا مسیح کی شبیہ کا امتحان پیش کیا گیا ہے، جیسا کہ پہلے باب کے تین مراحل میں دوسرے امتحان میں تھا۔

چونکہ دانی ایل کے پہلے اور دوسرے ابواب مکاشفہ چودہ کے پہلے اور دوسرے فرشتے کی نمائندگی کرتے ہیں، اس لیے تیسرا باب اور میدانِ دورا کا امتحان تیسرے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے، جس میں یہ تنبیہ ہے کہ حیوان کا نشان نہ لیا جائے۔ دانی ایل کے پہلے باب میں کورش کے پہلے سال کا ذکر ہے، اور دسویں باب میں، جو دانی ایل کا آخری رویا ہے، کورش کا تیسرا سال مذکور ہے، لیکن ہم جانتے ہیں کہ وہ تیسرا سال دراصل اس کا پہلا سال ہی ہے، کیونکہ دانی ایل صرف کورش کے پہلے سال تک ہی رہا۔

لہذا کورش ایک ایسے پہلے سال کی علامت ہے جو تین سالوں پر مشتمل ہے۔ وہ پہلے فرشتے کے پیغام کی علامت ہے۔ کورش کے پہلے سال کا ذکر دانی ایل کی پہلی رؤیا کی آخری آیت میں آتا ہے، اور پھر دانی ایل کی آخری رؤیا کی پہلی آیت میں دوبارہ مذکور ہے۔ کورش کی نبوی علامت کو پہچاننا اہم ہے، اور ہم پہلے یہ شناخت کر رہے ہیں کہ وہ پہلے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے۔ اسے نبوتی طور پر اس حقیقت سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ دانی ایل اس کے تیسرے سال کو اُس کا پہلا قرار دیتا ہے، لیکن اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ اُس پہلے فرمان سے متعین ہوتا ہے جو اُس نے جاری کیا۔

دسویں باب میں جبرائیل کو فارس کے بادشاہوں کے ساتھ جو کشمکش پیش تھی، وہ اس بات کے بارے میں تھی کہ کس طرح خورس کو اس مقام تک لایا جائے جہاں وہ پیش قدمی کرتے ہوئے ان تین فرمانوں میں سے پہلا فرمان جاری کرے، جو یہودیوں کو واپس آ کر یروشلم اور بیکل کی تعمیر نو کی اجازت دیتا۔ تیسرا فرمان دو ہزار تین سو سالہ نبوت کے آغاز کی علامت بنتا، جو اُس وقت اختتام کو پہنچی جب تیسرا فرشتہ 22 اکتوبر 1844 کو آیا۔ تیسرا فرمان تیسرے فرشتے کی نمائندگی کرتا تھا، اور اس لیے خورس کا پہلا فرمان 1798 میں پہلے فرشتے کی آمد کی نمائندگی کرتا تھا۔ خورس پہلے فرشتے کی نمائندگی کرتا ہے، اور اسی سبب دانی ایل کی کتاب میں اُس کا پہلا سال تین سالوں کی نمائندگی کرتا تھا۔

لہذا کوروش "وقتِ آخر" کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ جب پہلا فرشتہ (کوروش) 1798 میں آیا تو "وقتِ آخر" آپہنچا اور کتابِ دانی ایل کی مہر کھول دی گئی۔ نام کوروش کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ وہ قدیم فارسی لفظ "Kūruš" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی "سورج" ہیں، اور ایلامی لفظ "kursh" یعنی "تخت" کے ساتھ ملا ہوا ہے، جو شاہی اختیار یا بادشاہت سے تعلق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اشعیاء بھی کوروش کی ان خصوصیات کا ذکر کرتا ہے۔

جو کورش کے بارے میں کہتا ہے، وہ میرا چرواہا ہے اور وہ میری ساری مرضی پوری کرے گا؛ وہ یروشلم سے بھی کہے گا، تو تعمیر ہوگی؛ اور بیکل سے، تیری بنیاد ڈالی جائے گی۔ یوں خداوند اپنے مسخ کیے ہوئے، یعنی کورش سے کہتا ہے—جس کا دایاں ہاتھ میں نے تھاما ہے، تاکہ قوموں کو اس کے آگے زیر کر دوں—اور میں بادشاہوں کی کمر بند کھول دوں گا، تاکہ اس کے آگے دو پٹوں والے دروازے کھل جائیں، اور دروازے بند نہ ہوں؛ میں تیرے آگے آگے چلوں گا اور ٹیڑھے راستوں کو سیدھا کروں گا؛ میں پیتل کے دروازوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا اور لوہے کی سلاخوں کو کاٹ ڈالوں گا؛ اور میں تجھے اندھیرے کے خزانے اور پوشیدہ جگہوں کی چھپی ہوئی دولت دوں گا، تاکہ تو جان لے کہ میں، خداوند، جو تجھے تیرے نام سے بلاتا ہوں، اسرائیل کا خدا ہوں۔ یعقوب اپنے بندے کی خاطر اور اسرائیل اپنے برگزیدہ کی خاطر، میں نے تجھے تیرے نام سے بلایا؛ میں نے تجھے لقب دیا، اگرچہ تو مجھے نہیں جانتا تھا۔ میں خداوند ہوں، اور میرے سوا کوئی نہیں؛ میرے سوا کوئی خدا نہیں؛ میں نے تجھے کمر باندھی، اگرچہ تو مجھے نہیں جانتا تھا؛ تاکہ لوگ طلوع آفتاب سے لے کر مغرب تک جان لیں کہ میرے سوا کوئی نہیں۔ میں خداوند ہوں، اور میرے سوا کوئی نہیں۔ اشعیاء

45:6-44:28

کورش مسیح کی تمثیل تھا، کیونکہ وہ خداوند کا "ممسوح" تھا اور اسے خدا کا "چرواہا" کہا گیا، جو یروشلم کو تعمیر کرتا ہے اور بیکل کی بنیاد رکھتا ہے۔ وہ بند دروازوں کے کھولے جانے میں کارفرما ہے، جیسے مسیح وہ ہے جو کھولتا ہے اور کوئی بند نہیں کر سکتا، اور بند کرتا ہے اور کوئی کھول نہیں سکتا۔ اور کورش کو "تاریکی کے خزانے، اور خفیہ جگہوں کی چھپی ہوئی دولت" دی گئی ہے۔ کورش اصلاحی تحریکوں کی راہ پر کئی سنگ میل پورے کرتا ہے۔

وہ زمانہ اختتام کی نشاندہی کرتا ہے، جب پہلا فرشتہ آتا ہے، جب دانیال کی کتاب کی مہر کھولی جاتی ہے اور پھر علم میں اضافہ ہوتا ہے جو "تاریکی کے خزانے، اور پوشیدہ جگہوں کی مخفی دولت" سے آتا ہے۔ وہی "تاریکی کے خزانے، اور پوشیدہ جگہوں کی مخفی دولت" اُس "بنیاد" کی تشکیل کرتے ہیں جو

"تعمیر" کی جاتی ہے، اور اُس "ہیکل" کی بھی جو "ڈالی" جانی ہے۔ مسیح، جس کی مثال کوروش سے دی گئی تھی، خداوند کا "مسح کیا ہوا" ہے، جیسے مسیح کا اُس کے پتسمہ کے وقت مسح کیا گیا تھا۔ لہذا کوروش نہ صرف پہلے فرشتے کی آمد کی نشاندہی کرتا ہے بلکہ وہ دوسرے فرشتے کا بھی مظہر ہے جو پہلے فرشتے کو اُس وقت قوت بخشتا ہے جب وہ نازل ہوتا ہے، جیسے روح القدس اُس وقت نازل ہوا جب مسیح پر مسح کیا گیا۔ 22 اکتوبر 1844 کو مسیح نے قدس الاقداس میں داخلے کا دروازہ یا "گیٹ" کھولا، جو بند تھا۔ کوروش تیسرے فرشتے کی آمد کی بھی نشاندہی کرتا ہے۔

سائرس پہلا فرشتہ ہے، اور پہلا فرشتہ تینوں فرشتوں کی تمام خصوصیات اپنے اندر رکھتا ہے۔ سائرس 1798 میں وقت اختتام ہے، جب پہلا فرشتہ آیا۔ سائرس 11 اگست، 1840 کی نمائندگی کرتا ہے جب پہلے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشی گئی (مسح کیا گیا)۔ وہ بنیادیں رکھنے کے کام کی نمائندگی کرتا ہے، جیسا کہ مئی 1842 میں 1843 کے چارٹ کی تیاری سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ ہیکل کی تعمیر کی نمائندگی کرتا ہے، جب 19 اپریل، 1844 کی پہلی مایوسی پر دو گروہ الگ ہو گئے، اور وہ 22 اکتوبر، 1844 کی عظیم مایوسی میں دوسری جدائی کی نمائندگی بھی کرتا ہے۔

ملیریائیوں کی اصلاحی تحریک کے تمام سنگ میل کی مثال کوروش میں تھی، لہذا وہ سنگ میل ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کے سنگ میل کا بھی نمونہ ہیں۔ ملیریائی تحریک سے پہلے وہ نشان ظاہر ہوئے جن کے بارے میں مسیح نے نشان دہی کی تھی کہ وہ ملیریائیوں کی تاریخ سے قبل آئیں گے۔

نبوت نہ صرف مسیح کی آمد کے طریقہ اور مقصد کی پیشین گوئی کرتی ہے بلکہ ایسی نشانیاں بھی پیش کرتی ہے جن سے لوگ جان سکیں کہ وہ قریب ہے۔ یسوع نے فرمایا: 'سورج، چاند اور ستاروں میں نشانیاں ہوں گی۔' لوقا 21:25۔ 'سورج تاریک ہو جائے گا، اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا، اور آسمان کے ستارے گر پڑیں گے، اور آسمان کی قوتیں ہل جائیں گی۔ اور پھر وہ ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں میں آتے دیکھیں گے۔' مرقس 13:24-26۔ مکاشفہ بیان کرنے والا دوسری آمد سے پہلے والی نشانیاں میں سے پہلی کو یوں بیان کرتا ہے: 'ایک بڑا زلزلہ آیا؛ اور سورج بالوں کی ٹاٹ کی مانند سیاہ ہو گیا، اور چاند خون کی مانند ہو گیا۔' مکاشفہ 6:12۔

یہ نشانیاں انیسویں صدی کے آغاز سے پہلے دیکھی گئیں۔ اس نبوت کی تکمیل میں، 1755ء میں، اب تک ریکارڈ کیے گئے سب سے ہولناک زلزلے کا وقوع ہوا۔ عظیم کشمکش، صفحہ 304۔

وہ نشانیاں جنہوں نے دوسری آمد کا اعلان کیا، 1798 سے کچھ پہلے، 1755 میں شروع ہوئیں۔ 1798 روحانی اسرائیل کی روحانی بابل میں اسیری کے خاتمے کا سال تھا، جسے بہن وائٹ سکھاتی ہیں کہ اس کی مثال ظاہری اسرائیل کی ظاہری بابل میں ظاہری اسیری تھی، جو اسیری کے ستر برس پورے ہونے پر ختم ہوئی، جب کوروش کھلے دروازوں سے داخل ہوا اور بابل کو فتح کیا اور بلشضر کو قتل کر دیا۔

"آج خدا کی کلیسیا ایک گم شدہ نسل کی نجات کے لیے الٰہی منصوبے کو آگے بڑھا کر تکمیل تک پہنچانے کے لیے آزاد ہے۔ کئی صدیوں تک خدا کے لوگوں پر آزادیوں کی پابندی مسلط رہی۔ انجیل کی خالص منادی پر پابندی تھی، اور جو لوگ آدمیوں کے احکام کی نافرمانی کی جسارت کرتے ان پر سخت ترین سزائیں دی جاتیں۔ نتیجتاً خداوند کا عظیم اخلاقی تانکستان تقریباً بالکل غیر آباد رہا۔ لوگوں کو خدا کے کلام کے نور سے محروم کر دیا گیا۔ خطا اور خرافات کی تاریکی نے سچے دین کی معرفت کو مٹا دینے کی دھمکی دی۔ زمین پر خدا کی کلیسیا اس طویل عرصے پر ظلم و ستم کے دور میں حقیقتاً اسی طرح اسیری میں تھی جس طرح بنی اسرائیل دور اسیری میں بابل میں قید تھے۔" انبیا اور بادشاہ، 714۔

بابل میں ستر برسوں کے خاتمے نے 1798 کی نظیر پیش کی، اور 1798 سے پہلے ایسی نشانیاں ظاہر ہوئیں جو اعلان کرتی تھیں کہ مسیح کی واپسی قریب الوقوع ہے۔

"بابل کی دیواروں کے سامنے کورش کی فوج کی آمد یہودیوں کے لیے اس بات کی علامت تھی کہ ان کی اسیری سے نجات کا وقت قریب آ رہا تھا۔ کورش کی پیدائش سے ایک صدی سے بھی زیادہ پہلے الہام نے اس کا نام لے کر ذکر کیا تھا اور یہ بھی قلم بند کر دیا تھا کہ وہ حقیقتاً کیا کام کرے گا: بابل کے شہر کو اچانک فتح کرنا اور اسیریوں کی اولاد کی رہائی کے لیے راہ ہموار کرنا۔" انبیاء اور بادشاہ، 551۔

خورس نے اُن نشانات کی بھی تمثیل پیش کی جو 1798 سے پہلے ظاہر ہوئے۔ مؤرخین دارا اور خورس کی حکومت کے بارے میں قدرے مبہم ہیں، لیکن خدا کا کلام واضح ہے۔ مادی-فارسی سلطنت، بابل کی سلطنت کے بعد آئی، اور مادی-فارسیہ کا پہلا بادشاہ دارا تھا، اگرچہ اُس کا بھتیجا خورس وہ سپہ سالار تھا جس نے بابل کو اُس رات فتح کیا جب بلشضر کی آخری ضیافت تھی۔ خورس اور دارا، دونوں، ستر سالہ اسیری کے خاتمہ کے زمانہ کی تمثیل کرتے ہیں، جو 1798 میں وقتِ آخر کی نمائندگی کرتا ہے، اور یہ 1989 میں وقتِ آخر کی بھی تمثیل کرتا ہے۔

موسیٰ کی تاریخ میں وقتِ انتہا کی علامت ہارون اور موسیٰ کی پیدائشیں تھیں، جو تین برس کے فاصلے سے ہوئیں۔ وہ تاریخ مسیح کی تاریخ کی نہایت کامل تمثیل تھی، اور اس تاریخ میں وقتِ انتہا کی علامت یہ تھی کہ یوحنا کی پیدائش ہوئی، اور چھ ماہ بعد اس کے رشتے دار یسوع کی پیدائش ہوئی۔ وقتِ انتہا کے دو سنگِ میل ہیں، اور داریوش اور کورش دونوں ستر برس کی اسیری کے خاتمے کی نشان دہی کرتے ہیں، جو بارہ سو ساٹھ برس کی اسیری کے خاتمے کی تمثیل تھی۔ 1798 میں پاپائی درندے کو لگنے والے مہلک زخم کے اگلے سال اس شخص کی موت واقع ہوئی جو اس درندے پر سوار تھا اور اس پر حکمرانی کرتا تھا۔ 1989 میں ریگن اور بش اول دونوں صدر تھے۔

کورش اُن علامتوں کی نشاندہی کرتا ہے جو آخر کے وقت کی آمد کی خبر دیتی ہیں، اور وہ خود آخر کے وقت کی بھی نشاندہی کرتا ہے۔ وہ علم کے بڑھنے کی نشاندہی کرتا ہے، اور اُس پہلے پیغام کی تقویت کی جب ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے، اور وہ اُس کام کی بھی نشاندہی کرتا ہے جو پھر بنیادیں رکھنے میں ہاتھ میں لیا جاتا ہے، یعنی بیکل کی تعمیر کا کام، اور تیسرے فرشتے کی آمد کی، جب رسول عہدِ ناگہاں اپنے بیکل میں آتا ہے۔

فارس کے بادشاہ کورش کے تیسرے سال میں ایک بات دانی ایل پر ظاہر ہوئی، جس کا نام بلطشاصر رکھا گیا تھا؛ اور وہ بات سچی تھی، لیکن مقررہ مدت لمبی تھی؛ اور اُس نے اُس بات کو سمجھا اور رؤیا کی سمجھ پائی۔ اُن دنوں میں، میں دانی ایل، تین پورے ہفتوں تک ماتم کرتا رہا۔ میں نے لذیذ روٹی نہ کھائی، نہ گوشت اور نہ شراب میرے منہ میں گئی، اور نہ میں نے اپنے آپ پر تیل لگایا، جب تک کہ تین پورے ہفتے پورے نہ ہو گئے۔ اور پہلے مہینے کی چوبیسویں تاریخ کو، جب میں اُس بڑے دریا کے کنارے تھا جو حداقل کہلاتا ہے۔ دانی ایل 10:1-4۔

کورش اور بلطشاصر کی علامتیں آخری دنوں میں ایک مخصوص نبوی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں۔ بلطشاصر کی علامت ہمیں بتاتی ہے کہ جن لوگوں کی نمائندگی کی جا رہی ہے وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں، جو عہد کے لوگوں کی آخری نسل ہیں۔ انہیں کورش کی نمائندگی کی گئی نبوی تاریخ میں رکھا گیا ہے، جو اس تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے جو 1798، 1989، اور 11 ستمبر 2001 سے پہلے تھی، کیونکہ کورش ان تمام سنگِ میلوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ 18 جولائی 2020 کی مایوسی کی بھی نمائندگی کرتا ہے، اور حتیٰ کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کی بھی۔ دانی ایل کی آخری روپا نبوتی اعتبار سے کہاں رکھی گئی ہے، اس کے تعین کی کنجی یہ ہے کہ دانی ایل کیا جانتا ہے۔

پہلی آیت میں دانی ایل (بلطشاصر) کو "بات" اور "روپا" دونوں کی سمجھ ہے۔ "بات" عبرانی لفظ "dabar" ہے، جس کے معنی "کلام" ہیں، اور جبرائیل اسے "chazon" روپا کی نمائندگی کے لیے استعمال

کرتا ہے جو دو ہزار پانچ سو بیس سال ("سات زمانے") پر مشتمل ہے۔ پہلی آیت میں "رویا" جسے دانی ایل سمجھتا ہے، "mareh" رویا ہے جو دو ہزار تین سو سال کی ہے۔ آخری ایام کی خدا کی عہدی قوم نے 1989 میں اختتام کے وقت "سات زمانے" کو نہیں سمجھا تھا۔ وہ 11 ستمبر 2001 کے بعد تک "سات زمانے" کو نہیں سمجھ سکے، لہذا دانی ایل 11 ستمبر 2001 کے بعد کورش کی نمائندگی سے ظاہر ہونے والی نبوتی اصلاحی تحریک کے زمانے میں ہونا چاہیے، کیونکہ دانی ایل، جو آخری نبوتی تحریک کی نمائندگی کرتا ہے، "بات" اور "رویا" دونوں کو سمجھتا ہے۔

دانی ایل کو اکیس دن کے سوگ کے زمانے میں ہونے کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ سوگ کے انہی "دنوں" میں دانی ایل نے اس "بات" کو سمجھ لیا، اور اس کو اس "رویا" کی بھی سمجھ حاصل ہوئی۔ وہ سچائی جو اس "بات" کے ذریعے ظاہر کی گئی ہے، سوگ کے دنوں میں دانی ایل پر منکشف کی گئی۔ خدا کے لوگوں کو اصلاحی خطوط میں نصف اللیل کے نعرہ سے ذرا پہلے "سوگ" کرتے ہوئے ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ سوگ مرتھا اور مریم کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے، جو ظفرمندانہ ورود سے کچھ پہلے لعزر کے لیے ماتم کر رہی تھیں۔ اس کی تمثیل میلری تحریک کی تاریخ میں پہلی مایوسی کے بعد پیدا ہونے والی دل شکستگی سے دی گئی، جیسا کہ یرمیاہ نے اظہار کیا۔

تیرا کلام ملا اور میں نے اسے کہا لیا؛ اور تیرا کلام میرے دل کی خوشی اور شادمانی ٹھہرا، کیونکہ میں تیرے نام سے کہلاتا ہوں، اے خداوند رب الافواج۔ میں ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس میں نہیں بیٹھا، نہ شادمان ہوا؛ میں تیرے ہاتھ کے سبب اکیلا بیٹھا رہا، کیونکہ تو نے مجھے غضب سے بھر دیا تھا۔ میرا درد دائمی کیوں ہے، اور میرا زخم ناقابل شفا کیوں ہے جو بھرتا ہی نہیں؟ کیا تو سراسر میرے لیے جھوٹا ٹھہرے گا، اور اس پانی کی مانند جو خشک ہو جاتا ہے؟ یرمیاہ 15:16-18۔

یرمیاہ نے "خوشی" نہیں منائی، جیسا کہ مکاشفہ باب گیارہ میں سدوم اور مصر کے باشندوں نے دو گواہوں کی موت پر منائی تھی۔ "خوشی نہ منانا" ماتم کرنا ہے۔ بلطشاصر کا ماتم اس ماتم کی نشان دہی کرتا ہے جو دو گواہوں کی موت سے وابستہ ہے۔ 18 جولائی 2020 اور 3 نومبر 2020 کو، زمین کے درندے کے "حقیقی پروٹسٹنٹ" سینگ اور "ریبلکن" سینگوں کے دو گواہ سدوم اور مصر کی گلیوں میں قتل کر دیے گئے، جہاں ہمارے خداوند کو بھی مصلوب کیا گیا تھا۔ جب ہمارا خداوند مصلوب کیا گیا تو اس کے شاگرد ماتم کرنے لگے۔ ان دو گواہوں کو مکاشفہ باب گیارہ میں موسیٰ اور ایلیاہ کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔

کتاب مقدس میں مسیح کو میکائیل کے طور پر پانچ حوالے ملتے ہیں: تین دانی ایل کی کتاب میں، ایک یہوداہ کی کتاب میں اور ایک مکاشفہ کی کتاب میں۔ باب 10، جسے ہم اس وقت زیر غور لا رہے ہیں، میں میکائیل کا دو بار ذکر ہے، آیات 13 اور 21 میں، اور پھر باب 12، آیت 1 میں دوبارہ۔ اس کی شناخت مکاشفہ باب 12، آیت 7 میں کی گئی ہے۔ یہوداہ میں میکائیل کو موسیٰ کو زندہ کرنے والا بتایا گیا ہے، جو مکاشفہ باب 11 میں ان گواہوں میں سے ایک ہے جس کی لاش گلی میں پڑی ہے۔

پس میں تمہیں یاد دلاؤں گا، اگرچہ تم یہ بات پہلے سے جانتے تھے، کہ خداوند نے مصر کی سرزمین سے قوم کو نجات دے کر نکالا، مگر بعد میں ان کو جو ایمان نہ لائے پلاک کر دیا۔ اور وہ فرشتے جنہوں نے اپنی پہلی حالت قائم نہ رکھی بلکہ اپنا مسکن چھوڑ دیا، انہیں اس نے بڑے دن کی عدالت تک تاریکی کے نیچے ابدی زنجیروں میں محفوظ رکھا ہے۔ جیسے سدوم اور عمورہ، اور ان کے گرد و نواح کے شہر بھی، اسی طرح زناکاری کے حوالے ہو کر اور غیر طبعی جسم کے پیچھے لگ کر، عبرت کے لیے مثال ٹھہرائے گئے ہیں اور ہمیشہ کی آگ کے عذاب میں مبتلا ہیں۔ اسی طرح یہ ناپاک خواب دیکھنے والے بھی جسم کو ناپاک کرتے ہیں، حاکمیت کو حقیر جانتے ہیں اور عالی مرتبہ بستوں کی بدگوئی کرتے ہیں۔ لیکن سردار فرشتہ میکائیل نے بھی، جب وہ ابلیس سے موسیٰ کے بدن کے بارے میں جھگڑ رہا تھا، اس کے خلاف ملامت کا حکم سننے کی جسارت نہ کی، بلکہ کہا، خداوند تجھے جھڑکے۔ یہوداہ ۵-۹۔

رسالہ یہوداہ میں، سدوم اور مصر دونوں کے سیاق میں—جو اُس بڑے شہر کی نمائندگی کرتے ہیں جہاں مکاشفہ کے باب گیارہ میں موسیٰ اور ایلیاہ قتل کیے جاتے ہیں—مسیح، جس کی نمائندگی میکائیل کرتا ہے، موسیٰ کے بدن کو زندہ کرتا ہے۔ موسیٰ اور ایلیاہ مکاشفہ باب گیارہ میں ساڑھے تین علامتی دن تک مردہ رہے تھے، اور بلطشاصر کے ماتم کے دن اُس وقت ختم ہوتے ہیں جب میکائیل آسمان سے اترتا ہے۔ سطر بہ سطر، دانی ایل باب دس کی آیات ایک تا چار اُس ماتم کی مدت کی نشاندہی کرتی ہیں جو اُس وقت ختم ہوتی ہے جب میکائیل دو گواہوں کو زندہ کرتا ہے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

باپ نے موسیٰ اور الیاس کو چُنا کہ وہ مسیح کے حضور اُس کے قاصد ہوں، اور آسمانی نور سے اُس کو جلال دیں، اور اُس پر آنے والے کرب کے بارے میں اُس سے ہمکلام ہوں، کیونکہ وہ زمین پر انسانوں کی مانند زندہ رہے تھے؛ انہوں نے انسانی غم و آلم کا تجربہ کیا تھا، اور وہ یسوع کی آزمائش کے ساتھ اُس کی زمینی زندگی میں ہمدردی کر سکتے تھے۔ الیاس نے، اسرائیل کے لیے نبی کی حیثیت سے، مسیح کی نمائندگی کی تھی، اور اُس کی خدمت کسی حد تک نجات دہندہ کی خدمت سے مشابہ تھی۔ اور موسیٰ، اسرائیل کے قائد کے طور پر، مسیح کی جگہ کھڑے رہے، اُس سے ہمکلام ہوتے رہے اور اُس کی ہدایات پر چلتے رہے؛ لہذا، خدا کے تخت کے گرد جمع ہونے والے تمام لشکروں میں سے یہی دونوں خدا کے بیٹے کی خدمت کے لیے سب سے زیادہ موزوں تھے۔

جب موسیٰ بنی اسرائیل کی بے اعتقادی پر برانگیختہ ہو کر غصے میں چٹان پر ضرب لگا بیٹھا اور وہ پانی فراہم کیا جس کے لیے وہ پکار رہے تھے، تو اُس نے جلال اپنے لیے لیا؛ کیونکہ بنی اسرائیل کی ناشکری اور سرکشی نے اُس کے ذہن کو اس قدر گھیر رکھا تھا کہ وہ اُس کام کو انجام دیتے ہوئے، جس کا خدا نے اسے حکم دیا تھا، خدا کی تعظیم کرنے اور اس کے نام کی بڑائی بیان کرنے میں ناکام رہا۔ قادر مطلق کا یہ منصوبہ تھا کہ وہ اکثر بنی اسرائیل کو تنگی کے حالات میں ڈالے، اور پھر ان کی شدید ضرورت کے وقت اپنی قدرت سے انہیں نجات دے، تاکہ وہ ان پر اپنی خاص عنایت کو پہنچائیں اور اس کے نام کو جلال دیں۔ مگر موسیٰ نے اپنے دل کے فطری جذبات کے آگے جھک کر وہ عزت اپنے لیے مخصوص کر لی جو خدا کے لائق تھی، شیطان کے زیر اثر آ گیا، اور اسے سرزمین موعود میں داخل ہونے سے منع کر دیا گیا۔ اگر موسیٰ ثابت قدم رہتا تو خداوند اسے سرزمین موعود تک پہنچا دیتا، اور پھر اسے موت دیکھے بغیر آسمان پر اٹھا لیتا۔

پس ہوا یوں کہ موسیٰ موت سے گزرا، مگر خدا کا بیٹا آسمان سے اُترا اور اس کے بدن نے فساد دیکھنے سے پہلے ہی اسے زندہ کر دیا۔ اگرچہ شیطان نے موسیٰ کے بدن کے بارے میں میکائیل سے جھگڑا کیا، اور اسے اپنے جائز شکار کی حیثیت سے اپنا حق جتایا، پھر بھی وہ خدا کے بیٹے پر غالب نہ آ سکا، اور موسیٰ، دوبارہ زندہ کیے گئے اور جلالی بدن کے ساتھ، آسمانی درباروں میں اٹھا لیا گیا، اور اب وہ دو معزز ہستیوں میں سے ایک تھا، جنہیں باپ نے اپنے بیٹے کی خدمت کے لیے مقرر کیا تھا۔

"خود کو نیند کے ہاتھوں اس قدر مغلوب ہونے دینے کی وجہ سے، شاگرد آسمانی فرشتوں اور جلال یافتہ منجی کے درمیان ہونے والی گفتگو سے محروم رہ گئے تھے۔ مگر جب وہ یکایک گہری نیند سے جاگ اٹھے اور اپنے سامنے وہ رفیع منظر دیکھا، تو سرور اور ہیبت سے لبریز ہو گئے۔ جب انہوں نے اپنے محبوب آقا کی تابناک صورت پر نگاہ ڈالی، تو انہیں اپنے ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ڈھانپنی پڑیں، کیونکہ اس ناقابل بیان جلال کو، جو اُس کی ذات کو ملبوس کیے ہوئے ہے اور سورج کی مانند نور کی شعاعیں بکھیرتا ہے، وہ ورنہ برداشت نہ کر سکتے تھے۔ چند لمحوں کے لیے شاگردوں نے اپنے خداوند کو اپنی آنکھوں کے سامنے جلال یافتہ اور سربلند دیکھا، اور ان درخشاں ہستیوں کے ہاتھوں معزز پایا جنہیں وہ خدا کے مقربین کے طور پر پہچانتے ہیں۔" روح نبوت، جلد دوم، 329، 330۔